اگر کمزور ہوگا تو بیرونی جارحیت کا مقابلہ کرنا سخت دشوار ہوگا، افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ نئے وزیراعظم کی گرفت اندرونی معاملات پر تاحال قائم نہیں ہوسکی، انہیں اور ان کی حکومت کو شاید یہ ادراک نہیں کہ وہ کسی عام ملک کے حاکم نہیں بنے بلکہ" اسلامی جمہوریہ "پاکستان کے حاکم بنے ہیں جس کے آئین میں لکھا ہوا ہے کہ یہاں کوئی کام اللہ اور اس کے رسول کی منشا کے خلاف نہیں ہوگا، اور یہ کہ حاکمیت مطلقہ اللہ تعالیٰ کی ہے اور حکمران اسے نیابتاً امانت سمجھتے ہوئے استعمال کریں گے۔نئ حکومت جس پارٹی کی ہے اس کے بارے میں پہلے ہی مختلف اندیشے اسلامی ذہنوں میں تھے جواب سچ ثابت ہورہے ہیں، ڈر ہے کہ کہیں یہ پارٹی اباحت پسندی کے فروغ کے سابقہ ریکارڈ نہ توڑ دے، نئ حکومت کے چوہدری جی نے گزشتہ دنوں ٹی وی پر اپنے انٹرویو میں کہا کہ انہون نے سنسر بورڈ کو ہدایت کی ہے کہ وہ فلموں کو زیادہ سنسر نہ کرے لوگوں نے فلم بنانے میں سرمایہ کاری کی ہوتی ہے اس پر سال دو سال کا وقت بھی لگتا ہے پھر سنسر والے اسے لے کر بیٹھ جاتے ہیں اور کام کی چیزیں اس سے نکال کر اسے بے کار کردیتے ہیں۔یعنی مقصد یہ ہوا کہ جو تھوڑی بہت بے حیائی اس سے سنسر والے نکالتے ہیں وہ نہیں نکلنی چاہئے ......اور یہ بھی فرمایا چوہدری صاحب نے کہ ہم انڈیا کے مقابلے کی فلمیں نہیں بنائیں گے تو ہماری فلمیں کون دیکھے گا...... چوہدری صاحب، انڈیا تو کافر ملک ہے، اس کی اکثریتی آبادی کا مذہب کفر ہے، اور کفر میں بے حیائی کی کوئی حد نہیں ہوتی، پاکستان مسلم ملک ہے اور مسلمانوں کے ہاں بے حیائی کو ختم کرنا حکومتوں کا فرض ہوتا ہے نہ کہ اسے فروغ دینا، عقل کے ناخن لو کیا بکے چلے جارہے ہو؟ انڈیا کے مقابلے کی فلمیں؟ یعنی بے حیائی کی انتہا کو کراس کرتی ہوئی فلمیں ملک میں عام کرنا چاہتے ہو............

دوسری بات چوہدری صاحب نے یہ کہی کہ اسکولوں کالجوں اور یونیورسٹیوں میں اسکارف اور پردے کا مطالبہ کرنا فضول بات ہے، کیا پردہ کرنے والوں کو پانچ نمبر اضافی دئے جائیں؟ چوہدری صاحب کی یہ بات پردے کا مذاق اڑانے اور مسلم ملک کی پردہ کرنے والی بچیوں کی توہین وتذلیل کرنے والی بات ہے، وہ یہ بات بھی بھول گئے کہ ان کے پارٹی لیڈر کے گھر میں ایک باپردہ خاتون ہیں جو ان کی اہلیہ ہیں۔ مذکورہ بالا دونوں باتوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ چوہدری صاحب کے ہاں حیا نام کی کوئی شئ نہیں۔ہو بھی کیسے کہ وہ تو کنٹینر کنسرٹ سے ہوکر اقتدار میں آئے ہیں جہاں ہرروز جوان بچیوں کا مجرا کرایا جاتا تھا......لوگ شاید ابھی یہ بات بھولے نہیں ہوں گے۔

☆ بیع تولیہ: وہ بیع جو صرف ثمن اول کے ساتھ ہو ☆

جناب وزیر اعظم اپنے گھر کی فکر کیجئے ، اس گھر کی جس کا قوم نے اب آپ کو رکھوالا بنایا ہے، آپ کے ذاتی گھر میں ایک پردہ نشیں نیک نام خاتون ہیں ، آپ اپنے اس بڑے گھر (پاکستان) کی خواتین اور بچیوں کے لئے بھی ایسا ہی سوچئے اور ذرا اپنے چوہدری کو لگام دیجئے ورنہ یہاں کئی بڑے بڑے چوہدری آئے اور چلے گئے......دوام اِن کو بھی حاصل نہیں......مگر کم از کم جب تک ہیں اپنے حلف سے غداری نہ کریں پاسداری کریں، نہیں کریں گے تو اللہ کا قہر لے ڈوبے گا۔

الیکشن ممبری، کونسل، صدارت
بنائے خوب آزادی نے پھندے
میاں نجار بھی چھیلے گئے ساتھ
نہایت تیز ہیں یورپ کے رَندے

زمن دہ اہل مغرب را پیامی — کہ جمہور است تیغ بے نیامی
چہ شمشیری کہ جاں ہامی ستاند — تمیزِ مسلم و کافر نداند
نہ ماند در غلافِ خود زمانی — برد جانِ خود و جاں جہانی

☆ بیع مساومہ: خرید کردہ قیمت کا اعتبار کیے بغیر کسی شے کو فروخت کرنا ☆

رسید تحائف احباب

اس بار موصول ہونے والے علمی تحائف میں ایک تحفہ......هداية العميان فی فريضة علم الاحسان...... ہے، جو سید عبدالحق شاہ صاحب ترمذی حنفی صاحب کی تالیف ہے۔ اردو میں اسے انہوں نے آسان کرکے جو نام دیا ہے وہ ہے......علم باطن کی فرضیت اور اس کی اہمیت۔ کتاب لکھنے کا سبب اور اس کا تعارف بیان کرتے ہوئے شاہ صاحب لکھتے ہیں، بعض سالکین اور دوستوں نے مجھ سے التماس کی کہ آپ علم تصوف کی فرضیت پر ایک رسالہ تحریر فرمائیں۔ ان احباب کی التماس کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ مختصر رسالہ پیش خدمت ہے۔ گویا ارشادِ احباء ناطق تھا ناچار اس راہ پڑا جانا..........

زیر نظر کتاب میں علم تصوف کی تعریف تعارف اور مقصد بیان کرنے کے بعد اس کے حصول کے لزوم پر مفصل گفتگو کی گئی ہے اور نتیجہ یہ برآمد ہوا ہے کہ......بیعت کو سنت کہنے کا مطلب یہ ہے کہ علم تصوف میں مہارت حاصل کرنا سنت ہے تاکہ اس علم کی باریکیوں کو جان کر خود اپنے کمال میں ترقی کرے اور دوسروں کی تربیت کرکے کمال تک پہنچنے میں معاون ہوسکے۔ جبکہ علم تصوف کا حصول فرض عین ہے۔ جیسا کہ علم فقہ، جس سے فرائض ادا کرنے اور محرمات سے بچنے کے احکام کا علم ہو فرض عین ہے۔

شاہ صاحب نے علم تصوف سے اپنی محبت وعقیدت اور اس میں غوطہ زن ہونے کے بعد جو نتیجہ اخذ کیا ہے وہ ان کے مشاہدات، محسوسات وادراکات کا مجموعہ ہے۔ آخری صفحہ پر انہوں نے امام مالک کا یہ قول بھی درج کیا ہے، **من تفقه ولم يتصوف فقد تفسق، ومن تصوف ولم يتفقه فقد تزندق، ومن جمع بينهما فقد تحقق...**

کتاب ١٤٤ صفحات پر مشتمل ہے اور مجلد شائع ہوئی ہے......ناشر اور ملنے کا پتہ جامعہ امام ربانی مجدد الف ثانی، بالمقابل شیل پٹرول پمپ، فقیر کالونی، اورنگی ٹاؤن کراچی۔ ہدیہ درج نہیں۔ اس لئے ممکن

☆ **بیع باطل: جو بیع نہ اصل کے اعتبار سے جائز ہو اور نہ ہی وصف کے اعتبار سے** ☆

ہے کہ اربابِ ذوق کو ہدیۃً ہی مل جائے۔

دوسرا تحفہ......جامِ عرفان......کا ہے۔علامہ سید محمد فاروق القادری نے حضرت حافظ ملت محمد صدیق بانی خانقاہ عالیہ بھرچونڈی شریف کے ملفوظات کا اردو ترجمہ کیا ہے۔مگر آپ شروع سے آخر تک کتاب کو پڑھ جایئے یہ اصل تصنیف ہی لگتی ہے ترجمہ کہیں سے نہیں لگتا، کیونکہ ترجمہ کرنے والے نے کمال مہارت سے ترجمہ کیا ہے علامہ سید محمد فاروق القادری صاحب کے قلم کی ہے الفاظ پر حکومت، چنانچہ ایسا لگتا ہے کہ الفاظ قطار اندر قطار ہاتھ باندھے کھڑے ہیں، نہیں پتہ چلتا کہ کسی زبان سے ترجمہ ہوکر آئے ہیں یا فی البدیہ حاضر ہوئے ہیں۔کتاب کے شروع میں محمد قمر علی صاحب کا پیش لفظ اور پھر فہرست کے بعد ۱۱۹ صفحہ تک کے دو دیباچے آدھی کتاب خود ہیں۔لیکن اس آدھی کتاب میں اصل کتاب، صاحب کتاب، اور سلسلہ عالیہ بھرچونڈی شریف کی تاریخ، شخصیات اور فیض کا جو پرسوز و بارعب تذکرہ ہے اس کی ضرورت بھی اتنی ہی شدید تھی جتنی اس کی زبان میں شدت ہے۔ورنہ تاریخ مسخ کرنے کی سازشوں کو سمجھا نہ جاسکتا۔پیر محمد فاروق القادری صاحب آپ نے خوب دفاع کیا ہے۔فجزاکم اللہ احسن الجزاء۔حافظ الملت اکیڈمی بھرچونڈی شریف نے کتاب شائع کی ہے اور کتاب محل دربار مارکیٹ لاہور کے محمد فہد صاحب نے اسے زیور طبع سے آراستہ کیا ہے۔کتاب کا ہدیہ درج نہیں، کتاب حضرت میاں عبدالخالق صاحب اور میاں عبدالمالک صاحب سے ہدیۃً طلب کی جاسکتی ہے۔

ایک اور تحفہ......مقالاتِ ابوالبیان......کا ہے جو پیر محمد سعید احمد مجددی صاحب کے مختلف مقالات کا مجموعہ ہے اور اسے حضرت صاحبزادہ محمد رفیق احمد مجددی صاحب نے شائع کیا ہے۔۴۹۶ صفحات پر مشتمل یہ مقالات خوبصورت مزین جلد میں شائع ہوئے ہیں۔اور تنظیم الاسلام پبلی کیشنز مرکزی جامع مسجد نقشبندیہ ۱۲۱ بی ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ سے طلب کئے جاسکتے ہیں......

ایک اور تحفہ......سرمایہ ملت کا نگہبان......کے نام سے موصول ہوا ہے اور یہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے تجدیدی افکار، اور انقلابی تعلیمات پر مشتمل ہے، اس کے زیادہ تر مضامین حضرت ابوالبیان رحمۃ اللہ علیہ کے تحریر کردہ ہیں۔اور اس کتاب کو بھی حضرت صاحبزادہ محمد رفیق احمد مجددی صاحب نے شائع کیا ہے نہایت دیدہ زیب سرورق کے ساتھ ۲۵۵ صفحات پر مشتمل یہ مجلد کتاب تنظیم الاسلام پبلی کیشنز مرکزی جامع مسجد نقشبندیہ ۱۲۱ بی ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ، سے طلب کی

☆احتکار: لوگوں کی ضرورت کے وقت گرانی کی نیت سے غلہ کو روکنا احتکار کہلاتا ہے☆

جاسکتی ہے۔ہدیہ ۴۰۰ روپے۔

ایک اور تحفہ نوجوان ریسرچ اسکالر جناب ڈاکٹر عمیر محمود صدیقی صاحب کی مرتب کردہ کتاب ...... پاکستان کا مطلب کیا ...... کے نام سے معنون ہے۔کتاب ہذا میں پاکستان، تحریک پاکستان، مقصد پاکستان، اور پاکستانیات پر نوجوانوں کے لئے بڑا اہم مواد ہے۔کتاب شعبہ علوم اسلامیہ جامعہ کراچی سے شائع ہوئی ہے اسے پاکستان اسٹڈیز کے مضمون کے لئے کالجز اور جامعات میں منظور کیا جانا چاہئے۔خوبصورت ٹائیٹل کے ساتھ ۲۳۰ صفحات پر مشتمل اس کتاب کا ہدیہ مصنف ہی کو معلوم ہوگا، تاہم اسے حاصل کرنے کے لئے براہ راست حضرتِ مصنف سے یا اس فون نمبر 0301-5799296 پر رابطہ کیا جائے۔سیرت انسائیکلو پیڈیا پروجیکٹ نے کتاب شائع کی ہے جن کا پتہ حسب ذیل ہے۔21C, Sumset Lane#3 Mezzanine 1, Phase II Extension DHA Karachi.

ایک اور تحفہ حضرت مفتی محمد اسلم رضا الشیوانی المیمنی صاحب کا ارسال کردہ ہے اور یہ ہے ......نظم العقائد النسفیہ ......(عربی ......اردو) شیخ اسلم رضا صاحب نے یوں تو بہت سے تصنیفی تالیفی، ترجموی اور نشر واشاعت کے متعدد کام کئے ہیں، مگر یہ مختصر سا کام بڑا ہی عمدہ ہوگیا ہے، انہوں نے ایک عرب استاذ شیخ ابراہیم علی الحمد والعمر سے گزارش کر کے عقائد نسفیہ کے عربی نثری متن کو عربی نظم (شعری صورت) میں منتقل کرایا ہے۔اسی طرح اردو کے ایک اچھے شاعر کو تلاش کر کے ان سے ارود میں اسے منظوم کرایا اور پھر دونوں کو یکجا شائع کر دیا ہے۔سبحان اللہ۔کیا خوب کام ہوا ہے۔اللہ تعالی جزائے خیر عطا فرمائے۔اب یہ کتاب ایک سو آٹھ صفحات پر عمدہ اعلی بین الاقوامی معیار کے کاغذ پر رنگین شائع ہوئی ہے، طلبہ مدارس دینیہ تک پہنچنی چاہئے۔یہ طلبہ بے چارے اکثر غریب ہوتے ہیں عرفاً بھی اور معناً بھی اللہ کرے کوئی ایسی سبیل پیدا ہو کہ کتاب ہر مدرسے کے طالب علم کو مفت دستیاب ہو سکے۔متحدہ عرب امارات میں رہتے ہوئے علامہ اسلم رضا صاحب کے لئے اسے ممکن بنانا انشاء اللہ مشکل نہیں ہوگا......

کتاب طلب کرنے کے لئے ای میل dar_sunnah@yahoo.com پر رابطہ کرنا مفید ہوگا۔مزید برآں قوت خرید ہو تو مکتبہ غوثیہ سبزی منڈی سے خریدی جاسکتی ہے۔

ایک اور گراں قدر تحفہ جناب علامہ محمد حسن رضا صاحب مجددی کی کتاب ......المعول

لشرح المطول ...... کا موصول ہوا ہے، جو شرح عقائد نسفی کے مصنف حضرت علامہ سعد الدین تفتازانی کی کتاب المطول کی اردو میں شرح ہے۔ المطول علم معانی (عربی ادب) کی وہ معروف کتاب ہے جو مدارس اسلامیہ میں صدیوں سے پڑھائی جاتی ہے اور آج بھی شامل نصاب ہے۔ المطول دراصل علامہ جلال الدین محمد بن عبدالرحمن بن عمر المعروف القزوینی کی کتاب تلخیص المفتاح کی شرح ہے جو سراج الدین یوسف سکاکی، کی شہرہ آفاق کتاب مفتاح العلوم کی قسم ثالث کی تلخیص ہے۔ علامہ کی شرح المطول کو ایسی شہرت دوام حاصل ہوئی کہ لوگ اصل کتاب کا نام تک بھول گئے اور علم معانی وبیان کی دنیا میں المطول ناموری پا گئی۔ حقیقت یہ ہے کہ علامہ تفتازانی کی اس کتاب کو وہ عروج ملا کہ ہر دور کے علماء و محققین نے اس کی شروح وحواشی لکھ کر اس کی خدمت کی۔ اور اسے شامل اسباق رکھا۔

دارالعلوم حنفیہ غوثیہ طارق روڈ کراچی کے فاضل استاذ علامہ محمد حسن رضا صاحب نے اس کتاب کی خدمت اردو میں اس کے ترجمہ وتشریح کی صورت میں کی ہے اللہ تعالی ان کی یہ خدمت قبول فرمائے۔ کتاب جدید طرز کے سرورق کے ساتھ بہترین انداز میں شائع ہوئی ہے اور دارالعلوم حنفیہ غوثیہ طارق روڈ کراچی کے علاوہ مکتبہ ضیاء القرآن لاہور کراچی، مکتبہ غوثیہ پرانی سبزی منڈی کراچی اور مکتبہ نظامیہ جامعہ نظامیہ لاہور سے طلب کی جا سکتی ہے۔

حاصل پور سے ایک تحفہ جناب علامہ بشیر احمد فردوسی صاحب نے ارسال کیا ہے اور یہ ہے ...... فیوضات فردوسیہ کا...... زیر نظر کتاب قواعد صرفیہ کو بیان کرتی ہے، چنانچہ اس کا پورا نام فیوضات فردوسیہ فی قواعد صرفیہ رکھا گیا ہے۔ علامہ فردوسی اپنے علاقے کی معروف علمی شخصیت ہیں اور ایک کامیاب دارالعلوم چلا رہے ہیں جہاں درس نظامی کے طلبہ کی تعداد قابل ستائش ہے، اور نظم ونسق لائق تحسین۔ فردوسی صاحب کی اس کتاب کا نام فیوضات فردوسیہ، ہونے کا پس منظر یہ ہے کہ آپ صرف کے جو اسباق پڑھاتے رہے طلبہ میں سے بعض ذہین وفطین انہیں نوٹ کرتے رہے، بطور خاص مولانا محمد عاشق سلطانی نے انہیں دلجمعی سے جمع کیا اور پھر مرتب کر کے اشاعت کا ارادہ کیا، اللہ رب العزت نے انہیں زیادہ مہلت حیات عطا نہ کی مگر ان کی مرتب کردہ کتاب فیوضات فردوسیہ کے نام سے شائع ہوگئی۔ مسائل صرف پر یہ ایک مستقل کتاب ہے جو مدارس عربیہ اسلامیہ کے طلبہ کے لئے نہایت کارآمد ہے۔

کتاب ادارہ ضیاء الفردوس حاصل پور نے شائع کی ہے، اور مکتبہ نظامیہ پشاور، نظامیہ

☆اقالہ: خرید وفروخت کے معاملہ کو ختم کرنا اقالہ کہلاتا ہے ☆

کتاب گھر لاہور، مکتبہ قادریہ لاہور اور فضلِ حق پبلی کیشنز داتا دربار مارکیٹ لاہور سے طلب کی جاسکتی ہے۔

اس بار موصول ہونے والے تحائف میں ایک خوبصورت سا رسالہ بھی آیا ہے، اور یہ ملٹی کلر پرچہ انجمن ضیائے طیبہ کا ترجمان...... ماہنامہ ضیائے طیبہ...... ہے، خوبصورت سرورق ہی نہیں ہر کاغذ اور ہر صفحہ خوبصورت رنگین مصور اور معلومات سے پر، اندر انتہائی مختصر مختصر مضامین مگر متوجہ کرتے ہوئے، کچھ جھنجوڑتے ہوئے، کچھ معلومات میں اضافہ کرتے ہوئے، کچھ بولتے اور کہتے ہوئے شذرے، نصیحت آمیز باتیں، تاریخی نوٹس، اور سب سے بڑھ کر ضیاء طیبہ کیو آر کوڈ کی جدید سہولت۔ پھر اکابر اہل سنت کا موسوعہ ضیائی اعلام...... اور ہر اسلامی ماہ کے چودہ صدیوں سے اب تک کے انتقال فرمانے والے بزرگوں کی فہرست...... وفیات کے نام سے...... فقہی مسائل اور ان کا حل، ماشاء اللہ بڑا کام ہے۔ اور خوبصورت کام ہے۔ اللہ برکتیں عطا فرمائے۔ مزید کامیابیاں آپ کے قدم چومیں۔ حاجی اللہ رکھا صاحب کے فرزند ارجمند سید محمد مبشر قادری صاحب کو اس میگزین کے اس خوبصورت انداز میں شائع کرنے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں...... جناب مفتی اکرام المحسن صاحب فیضی کی کوششیں یقینا قابل تحسین ہیں جن کے زیر سرپرستی ایک نیا میگزین نئی آب وتاب سے نکلنا شروع ہوا ہے۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ...... اور نظر بد سے بھی محفوظ فرمائے (آمین)

ابن المبارک یقول

★لقد زان البلاد و من علیها... امام المسلمین ابو حنیفة★

★بآثار و فقه فی حدیث... کآثار الزبور علی الصحیفة★

★فما فی المشرقین له نظیر... ولا بالمغربین ولا بالکوفة★

★رایت العائبین له سفاها... خلاف الحق مع حجج ضعیفة★

☆بیع من یزید: بولی کی بیع (یعنی جو زیادہ قیمت لگائے گا) اسی کو شے فروخت کی جائے گی☆